آیت: اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ

قادیانی: ”اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ“ (اعراف ۵۶) نبوت بھی ایک رحمت ہے وہ بھی نیکوں کو ملنی چاہیے۔

جواب نمبر۱۔ اس آیت میں جملہ رحمتیں مراد نہیں اور نہ ہر رحمت ہر ایک کے لئے ضروری ہے۔ ورنہ دولت، سلطنت، بارش وغیرہ سب رحمت ہیں جبکہ اکثر محسنین خصوصاً انبیاء علیہم السلام دولت اور سلطنت وغیرہ کی رحمتوں سے خالی تھے۔ تو کیا وہ نبی نہ تھے؟ معلوم ہوا کہ بہت ساری رحمتوں کی طرح نبوت بھی ایک رحمت ہے جو باری تعالیٰ کی مرضی پر ہے۔ جب چاہیں اور جس کو چاہیں دیں اور جس پر جس نعمت کی چاہیں بندش فرمادیں۔

۲۔ وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ“ (انبیاء ۱۰۷) اس امت کے لئے دنیا میں سب سے بڑی رحمت حضور پاک ﷺ کی ذات اقدس ہے۔ جو شخص اب آنحضرت ﷺ کے بعد کسی اور رحمت، نبوت کو تلاش کرتا ہے یا جاری کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ اللہ کی سب سے بڑی رحمت محمد عربی ﷺ سے منہ موڑتا ہے اس سے بڑھ کر بدنصیب اور کون ہوگا؟

حضور ﷺ نے فرمایا ہے "انا حضکم من الانبیاء وانتم حضی من الامم" نبیوں میں سے میں 'محمدؐ' تمہارے حصہ میں آیا ہوں اور امتوں میں سے تم میرے حصہ میں آئے ہو۔ معلوم ہوا کہ جو شخص کسی اور نبی کی تلاش میں ہے وہ حضور ﷺ کی امت میں نہیں رہے گا گویا وہ اللہ کی سب سے بڑی رحمت اور نعمت سے محروم ہو جائے گا۔ اور جب کہ مرزا نے خود ہی لکھا ہے 'فلا حاجة لنا الی نبی بعد محمد' ' (حمامۃ البشریٰ خ ص ۲۴۴ ج ۷) تو مرزائیوں کو نیا نبی اور وہ بھی مرزا جیسا کوڑھ مغز نبی ڈھونڈنے کی ضرورت کیا ہے۔ View Proof

۳۔ حضور ﷺ کے بعد جو شخص نبوت کا دعوی کرے گا وہ اپنی وحی کی اتباع کا پابند ہو گا اور حضور ﷺ کی اتباع سے محروم ہو کر خدا کی سب سے بڑی رحمت سے محروم ہو جائے گا۔ اس محروم القسمت بد بخت کے لئے جو حضور ﷺ کی اتباع سے منہ موڑتا ہے مرزائی لوگ قرآن میں تحریف کر کے اس کی نبوت کے لئے دلائل تلاش کرتے ہیں۔ فیا للعجب۔

۴۔ پھر جناب اگر نبوت رحمت ہے تو سب سے بڑی رحمت نبوت تشریعیہ ہے۔ تو مرزائی اس کو بند کیوں مانتے ہیں؟

۵۔ آیت "اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ" (اعراف ۵۶) کے ساتھ ملحقہ اگلی آیت "ھُوَ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ بُشْراً بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِہٖ" (اعراف ۵۷) میں بارش کو رحمت کہا گیا ہے۔ مگر پوری دنیا کا اتفاق ہے کہ اگر بارش والی رحمت ضرورت سے بڑھ جائے تو رحمت کے بجائے زحمت یعنی عذاب بن جاتی ہے۔ لیجئے جناب! اس آیت شریفہ سے ہی قادیانی لغویات کا بھرپور ابطال نکل آیا۔ بارش رحمت ہے مگر جو ضرورت سے زیادہ بارش مانگے وہ عذاب خداوندی کو دعوت دیتا ہے۔ اسی طرح حضور ﷺ کی نبوت رحمت ہے اس رحمت کے ہوتے ہوئے اگر اور نبوت کی رحمت کو کوئی مانگتا ہے تو وہ بھی عذاب خداوندی کو دعوت دیتا ہے۔

الی یوم القیامة؛ فلاحاجة لنا الی نبی بعد محمد صلی الله علیه وسلم وقد أحاطت برکاته کل أزمنة وفیوضه واردة علی قلوب الاولیاء والاقطاب والمحدثین بل علی الخلق کلهم وان لم یعلموا انها فائضة منه، فله المنة العظمی علی الناس اجمعین۔

والذین کثر علیهم فیضان العلوم والمعارف من هذا النبی الرسول الامی فمنهم قوم توجهوا الی کتاب الله والتدبر فیه واستنباط دقائقه وقوم آخرون کانت همتهم أخذ العلوم من الله تبارك وتعالی فهم الحکماء المحدثون أهل الحکمة الربانیة وکل یأخذون من تلك العین المبارکة ویربون من فیوضه الی یوم الدین۔ والی هذا أشار الله عزوجل فی قوله: وآخرین منهم لما یلحقوا بهم، یعنی یزکی النبی الکریم آخرین من أمّته بتوجهاته الباطنیة کما کان یزکی صحابته، فتفکر فی هذه الآیة واستعذ بالله من شر کل مستعجل ولوکان عندك له کرامة وعزازة او کان من عشیرتك الاقربین۔ ولن تجد فی الارض احدا من الصالحین ان یتبدی مرشدا وما تفوق من کأس النبی صلی الله علیه وسلم، فدع عنك الالتفات الی غیره نبیا کان او من المرسلین۔ وعلیك ان تقبل ما قیل وتتحامی القال والقیل؛ واعلم انه خاتم الانبیاء ولا یطلع بعد شمسه الا نجم التابعین الذین یستفیضون من نوره، هو منبع الانوار وکادیحل نوره بساحة قوم منکرین۔

ثم نرجع الی کلماتنا الاولی ونقول ان الآیة التی ذکرناها آنفا، أعنی قوله تعالی الا موتتنا الاولی، قد استدل بها الخلیفة الاول ابوبکر الصدیق رضی الله عنه اذا توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم واختلف الناس فی وفاته وقال عمر ما مات رسول الله صلی الله علیه وسلم بموت حقیقی، بل یأتی مرة ثانیة فی الدنیا ویقطع أنوف المنافقین وأیدیهم وآذانهم فأنکره الصدیق ومنعه من ذلك، ثم بادر الی بیت عائشة رضی الله عنها وأتی رسول الله